بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ + عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

ربوہ

قائمقام ایڈیٹر یوسف سہیل شوق

فون ۴۲۹

جلد ۷۱ | منگل ۲۷ شوال ۱۴۰۲ھ ، ۱۷ ظہور ۱۳۶۱ ہش ، ۱۷ اگست ۱۹۸۲ء | نمبر ۱۸۴

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۶ ظہور/ اگست حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت بدستور ناساز ہے سر میں اور ٹانگوں میں درد ہے۔ احبابِ کرام خصوصی توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ مولا کریم اپنے فضل و کرم سے حضرت سیدہ موصوفہ مدظلہا کے بابرکت وجود پر اپنی رحمتیں نازل کرے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین

بیرونی مشنوں کے بارے میں اخبارات کے تازہ افسانے کی تردید

جماعتِ احمدیہ میں عہدے کی طلب کرنیوالے کو خلافت تو کجا کوئی معمولی عہدہ بھی نہیں دیا جاتا

وکیل التبشیر تحریکِ جدید مکرم مسعود احمد جہلمی صاحب کی طرف سے جھوٹی خبروں کے خلاف تردیدی بیان

بعض اخبارات نے آجکل ایک سوچی سمجھی سکیم کے تحت جماعت احمدیہ کے خلاف سراسر من گھڑت اور بے بنیاد خبریں شائع کرنے کی ایک انتہائی ناروا اور مذموم مہم شروع کر رکھی ہے ایک طرف تو یہ اخبارات ملک میں اسلامی نظام نافذ کرنے کے علمبردار بنتے ہیں دوسری طرف حال یہ ہے کہ کذب بیانی میں ذرا بھی عار محسوس نہیں کرتے۔ متمدن دنیا کا ایک دہریہ اخبار نویس بھی سچ اور جھوٹ کے درمیان کچھ پردہ رکھتا ہے لیکن معلوم ہوتا ہے کہ بدقسمتی سے ہمارے ملک کے بعض اخبارات ان سے بھی کمتر ہیں۔

یہ اخبارات افترا سے کام لیتے ہوئے یہ تاثر دینے کی کوشش کر رہے ہیں کہ نعوذ باللہ جماعتِ احمدیہ انتخاب کے بعد انتشار کا شکار ہو چکی ہے اور اس میں بھی غیر مذہبی دنیاوی جماعتوں کی طرح جنگِ اقتدار جاری ہے۔ یہ نہیں جانتے کہ خلافت کا منصب تو بہت بلند اور ارفع و اعلیٰ ہے۔ جماعتِ احمدیہ تو اپنی معمولی ذیلی تنظیموں کے عہدوں کے بارہ میں بھی اس قسم کا غیر اسلامی رویہ برداشت نہیں کرتی اور اگر جماعت کو علم ہو کہ کسی کے دل میں عہدے کی خواہش یا اقتدار کی ہوس موجود ہے تو یہ تربیت یافتہ الٰہی جماعت ادنیٰ عہدوں پر بھی ایسے شخص کا تقرر برداشت نہیں کرتی اور یہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوہ اور یہی جماعت کا مسلسل عمل رہا ہے۔ اس لیے اس قسم کی جماعت کے مقتدر لوگوں کے متعلق اس قدر ناپاک بہتان کہ گویا وہ اپنی ذاتی اغراض کے لیے کسی اقتدار کی کشمکش میں ملوث ہیں نہ صرف ان کی بلکہ تمام دنیا کے احمدیوں کی شدید دل آزاری کا موجب ہے ہر احمدی جانتا ہے کہ ایسی خبریں سراسر جھوٹ ہیں اور دلوں کو آزار پہنچانے کے لیے ایک حربہ سے زیادہ کوئی حیثیت نہیں رکھتیں۔ ان افتراء پردازیوں کے جھوٹ کا پول خود ان کے اپنے متضاد بیانات سے بھی کھل جاتا ہے۔

اب یہ نیا افسانہ گھڑا جا رہا ہے کہ دنیا بھر میں پھیلے ہوئے جماعت کے بیرونی مشنوں کو کوئی شخص خلافت احمدیہ کے خلاف انگیخت کر کے اپنے گرد اکٹھا کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔

راقم الحروف بحیثیت وکیل التبشیر ساری

باقی صفحہ ۸ پر

مورخہ ۱۰ اگست ۱۹۸۲ء کو سترھویں فضل عمر درس القرآن کی اختتامی تقریب سے امیر مقامی و ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کا خطاب۔ (دائیں)

اس موقع پر ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن) محترم مولانا محمد شفیع اشرف صاحب کلاس کی رپورٹ پیش کر رہے ہیں۔ (بائیں)

مورخہ ۹ اگست ۱۹۸۲ء کو بعد از نماز مغرب فضل عمر تعلیم القرآن کلاس کے طلبہ کے اعزاز میں دارالضیافت میں ایک عشائیہ دیا گیا جس کے مہمانِ خصوصی محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب تھے تصویر میں دائیں سے بائیں شفیع اشرف صاحب، چوہدری ظہور احمد باجوہ صاحب، صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب، صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب، ڈاکٹر لطیف احمد قریشی صاحب، کھانا تناول کر رہے ہیں۔

• محترم برادرم شیخ محمد نعیم صاحب مربی سلسلہ عالیہ نواب شاہ چند دنوں سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ خاندان حضرت اقدس بزرگان سلسلہ اور قارئین الفضل سے عاجزانہ دعاؤں کی درخواست ہے۔ (نذر محمد معتمد ضلع محمود ہال لیاقت مارکیٹ نواب شاہ)

• میرے بیٹے عزیزم عبدالرفیق خاں جندران پرنسپل احمدیہ سکول پوسٹین POSTSIN (گھانا) کی بیٹی عطیۃ الوحید بعمر ۹ ماہ گرم پانی پڑنے سے جل گئی ہے۔ اگرچہ اب افاقہ ہے مگر تکلیف بہت ہے جس کی وجہ سے اس کے والدین افریقہ میں پریشان ہیں اور احباب جماعت سے دعا کی درخواست کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ بچی کو صحت دے اور آئندہ ہر قسم کی پریشانیوں سے نجات دے۔ آمین۔ (ڈاکٹر عبدالقدیر جماعت احمد قاضی احمد نواب شاہ)

• میرا نواسہ عرفان احمد ابن اشتیاق احمد صاحب بھٹی کراچی میں شدید زخمی ہو گیا ہے۔ درد مندانہ الفاظ میں دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ عزیز کو کامل شفا عطا فرمائے عمر دراز بخشے اور خادم دین نیک صالح بنائے۔ آمین۔ (ڈاکٹر محمد شفیع اقبال منزل دارالنصر غربی ربوہ)

سَیِّدُ الْقَوْمِ خَادِمُھُمْ

قوم کا سردار ان کا خادم ہوتا ہے (حدیث النبی)

مسجد بشارت

پیدرو آباد۔ سپین

کی خوبصورت تصویر

جیسا کہ احباب کو معلوم ہے انشاء اللہ ۱۰ ستمبر ۱۹۸۲ء کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سپین میں ۷۴ سال بعد تعمیر ہونے والی مسجد بشارت کا افتتاح فرما رہے ہیں۔ اس عظیم تاریخی موقعہ سے اپنے عزیزوں، دوستوں، اور غیر از جماعت بھائیوں کو متعارف کرانے کیلئے آپ مرکز سے خوبصورت رنگین کارڈ (VIEW CARD) منگوا کر تقسیم کر سکتے ہیں اور بذریعہ ڈاک بھی بھجوا سکتے ہیں

-/۶۰ روپے سینکڑہ اور -/۵۰۰ روپے فی ہزار

(نظارت اشاعت ـــ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ ، پبلشر: مسعود احمد ، پرنٹر: سید عبدالحی ، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ، مقام اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ ، قیمت: ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۲۷ شوال ۱۴۰۲ھ

۱۷ ظہور ۱۳۶۱ ہش

ہم احمدیوں کا ایک اہم فرض

جماعت احمدیہ کی ایک خاص ذمہ داری وہ بھی ہے۔ جس کی طرف ہم احمدیوں کو ہمیشہ نگاہ رکھنی چاہیئے اور یہ ذمہ داری ہر احمدی کو اس کا مقام و مرتبہ یاد دلاتی ہے اور یہ بتاتی ہے کہ وہ ایک ایسی جماعت کا فرد ہے جس پر اللہ تعالےٰ کی بے شمار اور بے حد و حساب رحمتیں اور فضل بارش کی طرح برستے رہتے ہیں اور وہ اس دنیا میں ایک ایسا فرد ہے جو خدائی افضال و افضال کا سب سے زیادہ مشاہدہ کرتا ہے۔ اور یہ نعمت اس کے سوا اس دنیا میں اور کسی کو حاصل نہیں۔

جماعت احمدیہ میں ایک بھی نئے شخص کا داخل ہونا، ہماری مالی قربانیوں میں ایک بھی پیسہ کا اضافہ ہونا، مرکز سلسلہ میں ایک بھی نئی عمارت کا سنگ بنیاد رکھا جانا اور خدا تعالےٰ کی دی ہوئی پیش خبریوں میں سے ایک بھی الہام کا پورا ہو جانا جہاں ہم احمدیوں کے لئے ایمان میں تازگی اور استحکام کا ذریعہ بنتا ہے وہیں ہم پر ایک اور فرض بھی عائد کرتا ہے کہ ہم خدا تعالےٰ کے پہلے سے زیادہ شکر گزار بندے بنیں اور اس کی عطا کردہ رحمتوں پر اظہار تشکر کے لئے پہلے سے زیادہ اس کے سامنے جھکیں۔

اللہ تعالےٰ کے سامنے عاجزی سے جھکنے کا مطلب یہ ہے کہ ہم زیادہ سے زیادہ اعمال صالحہ بجا لائیں اور خدا تعالےٰ کے حضور زیادہ سے زیادہ دعائیں کریں۔ زیادہ عاجزی سے گریہ و زاری کریں تا کہ اس کے فضلوں کا کسی قدر شکر ادا ہو سکے۔

اس لحاظ سے دیکھا جائے تو دنیا بھر میں سب سے زیادہ دعائیں کرنے کی ذمہ داری ہم احمدیوں پر عائد ہوتی ہے اور ہماری دعاؤں کا بہت بڑا حق ہمارے پیارے وطن کا ہے کہ ہم اس کے لئے دن رات ایک کر کے دعائیں کریں۔ اس نکتہ کا بیان سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے یوں فرمایا:۔

"دنیا میں تین قسم کے انسان پائے جاتے ہیں۔ ایک وہ گروہ ہے جو سرے سے خدا تعالےٰ کی ہستی کا ہی قائل نہیں ہے۔۔۔۔ دوسرا گروہ وہ ہے جو کہتا ہے کہ خدا اس کائنات کا پیدا کرنے والا تو ہے۔ لیکن پیدا کرنے کے بعد وہ اس سے بے تعلق ہو گیا ہے۔ تیسرا وہ گروہ ہے جو خدا تعالےٰ کے حقیقی بندوں کا گروہ ہے۔ وہ پوری بصیرت کے ساتھ اَلْاَمْرُ لِلّٰہِ اور اَلْقُدْرَۃُ لِلّٰہِ پر ایمان رکھتے ہیں۔ پہلے دو گروہ دعا کے قائل ہو ہی نہیں سکتے۔ البتہ تیسرا گروہ جو سچے احمدیوں کا گروہ ہے جو ہر آن اللہ تعالےٰ کے حسن و احسان کے جلوے دیکھتے اور اس کی قدرتوں کا مشاہدہ کرتے ہیں ان کی یہ ذمہ داری ہے کہ دعائیں کریں۔ پس علیٰ وجہ البصیرت ہم ہی دعا کر سکتے ہیں۔ ہمارا فرض ہے کہ جہاں ہم تمام بنی نوع انسان کے لئے دعائیں کریں وہاں ہمیں اپنے ملک کی سالمیت، استحکام اور حفاظت کے لئے پوری عاجزی اور درد و الحاح کے ساتھ دعائیں کرنی چاہئیں اور بہت دعائیں کرنی چاہئیں۔"

(ملخص الفضل ۲۸ مارچ ۱۹۸۱ء صفحہ ۳)

اس سے واضح ہے کہ اپنے ملک کی ترقی و استحکام اور خوشحالی کے لئے دعائیں کرنا ہم احمدیوں کا سب سے اعلیٰ فرض ہے۔ ہم کو اس سے کبھی غافل نہیں ہونا چاہیئے۔

اے خدا تو ہمارے پیارے ملک کو مشکلات سے نکال اسے خوشحالی عطا کر ہر دشمن کو اس کے مقابلے میں ناکام و نامراد کر اور اپنی رحمتوں اور فضلوں کی بارش اس ملک پر سدا برساتا رہ۔ آمین

عشق و وفا

(محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع فیصل آباد)

(۱)

بہ نوائے بے نوایاں، بہ دعائے دردمنداں
عجب انقلاب آمد، بہ دیارِ خود پسنداں

بہ موافقاں خبر کن، کہ نشستہ فتنہ از پا
بہ مخالفاں نظر کن، کہ گرفتہ خس بہ دنداں

دو سہ روزنامہ ہا را، شدہ خبطِ ژاژخائی
کہ بجز دروغ باقی، چہ کنند مستمنداں

چو صحافت است کارے، پئے نشرِ حق و حکمت
نہ سفاہتے کہ باشد پئے رزقِ آزمنداں

(۲)

بہ غبارِ راہِ یوسف، ہمہ مصر مے نیرزد
ہمہ مصر مے نیرزد، بہ نگاہِ عشق چنداں

نہ روند بر درِ کس، نہ شوند در برِ کس
بہ رہِ تو سرفروشاں، بہ درِ تو پائے بنداں

چہ کرشمہ ایست آخر، کہ بہ عاشقاں نمودی
کہ کفن بہ سر بہ مقتل، بروند خندخنداں

عجب ایں کہ حرف حرفش، اثرِ تمام دارد
نہ سخنور است مظہر، نہ ادیب، نے سخنداں

"علیہ السلام" اور "رضی اللہ عنہ" کی اسلامی اصطلاحیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(مکرم ابوطاہر فارانی صاحب - لاہور)

استفسار محترم و مکرم - ہدیۂ سلام و رحمۃ! کیا یہ درست ہے کہ مسلمانوں میں "علیہ السلام" کی اصطلاح صرف انبیاء علیہم السلام کے لیے مختص ہے؟ — اور (اا) "رضی اللہ عنہ" کے الفاظ صرف اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے لیے استعمال کیے جا سکتے ہیں؟ اگر نہیں تو اس کی کوئی مثال یا ثبوت؟ - اُمید کرتا ہوں کہ آپ مجھ ایسے (کم دینی مطالعہ رکھنے والے) لوگوں کی ذہنی و قلبی تسکین کے لیے اس سوال کا جواب کے لیے کچھ وقت ضرور نکالیں گے -

(نیازمند - محمد مقصود - لاہور)

(۲۱ جولائی ۸۱ء)

الجواب - "علیہ السلام" کی اصطلاح

محترمی! یہ تاثر محض غلط فہمی اور اسلامی لٹریچر سے ناواقفیت پر مبنی ہے کہ "علیہ السلام" کی اصطلاح صرف انبیاء کرام ہی کے لیے خاص ہے - یاد رہے - مسلمانوں میں انبیاء علیہم السلام کے لیے "علیہ السلام" کی اصطلاح یا الفاظ قرآن مجید کی درج ذیل آیت کے مطابق استعمال ہوتے ہیں :-

" والسلام علی المرسلین "

(سورۃ صافات پارہ ۲۳ ع ۹)

یعنی رسولوں پر سلام ہو -

لیکن قرآن مجید ہی میں یہ الفاظ بیشتر مقامات پر غیر انبیاء کے لیے بھی استعمال ہوئے ہیں - ملاحظہ ہوں :-

ا - " والسلام علی من اتبع الھدیٰ

(سورۃ طٰہٰ ع ۲ پ ۱۶ ع ۱۱)

یعنی ہدایت کی پیروی کرنے والوں پر سلام ہو -

ب :- سلام علیکم طِبْتُمْ

(سورۃ زُمر - آخری رکوع پ ۲۴ - ع ۵)

اے مومنو تم پر سلام ہو کہ تم کامیاب ہو گئے :-

ج :- واذا جاءک الذین یؤمنون بآیٰتنا فقل سلام علیکم کتب ربکم علیٰ نفسہ الرحمۃ

(سورۃ انعام ع ۶ پ ۷ ع ۱۳)

یعنی اے نبیؐ! جب تیرے پاس وہ لوگ آئیں - جو ہماری آیتوں پر ایمان لاتے ہیں تو آپ ان سے کہیئے کہ تم پر سلام ہو - تمہارے رب نے تم پر رحمت کرنے کا فیصلہ فرما دیا ہے -

ان آیاتِ کریمہ سے خوب واضح ہے کہ یہ الفاظ خود قرآن مجید میں بھی غیر انبیاء کے لیے استعمال ہوئے ہیں - لہٰذا یہ کہنا کہ یہ اصطلاح از روئے قرآن مجید صرف انبیاء کے لیے خاص ہے - صحیح نہیں - بلکہ اگر دیکھا جائے تو مسلمانوں میں ابتدائے اسلام سے لے کر یہ اصطلاح غیر انبیاء کے لیے زیادہ استعمال ہوئی ہے - حضرت امام حسنؓ اور امام حسینؓ کے لیے شیعہ اور سُنّی دونوں فرقوں کے مسلمان "علیہ السلام" کی دعائیہ اصطلاح استعمال کرتے ہیں حالانکہ وہ نبی نہ تھے - بلکہ اہلِ تشیع میں تو یہ الفاظ تمام اماموں کے لیے استعمال ہوتے ہیں حتیٰ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا جناب ابوطالب کے لیے بھی جن کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت ثابت نہیں علاوہ ازیں ہر شخص جب بھی نماز پڑھتا ہے تو خواہ کتنا ہی عاصی و گنہگار کیوں نہ ہو - نماز کے دوران التحیات میں "السلام علینا" کے الفاظ بھی کہتا اور ادا کرتا ہے - گویا آپ پر بھی سلام بھیجتا ہے -

۲- رضی اللہ عنہ

محترمی! جن لوگوں کا یہ خیال ہے کہ "رضی اللہ عنہ" کی اصطلاح از روئے قرآن مجید صرف رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ کے لیے مختص ہے وہ اپنے اس دعوے یا عقیدے کی تائید میں قرآن کریم کی یہ آیت پیش کرتے ہیں -

والسابقون الاوّلون من المھاجرین والانصار والذین اتبعوھم باحسان رضی اللہ عنھم ورضوا عنہ -

(سورۃ توبہ ع ۱۳)

یعنی - جن لوگوں نے سبقت کی اور سب سے پہلے ایمان لائے - مہاجرین میں سے بھی اور انصار میں سے بھی - اور جنہوں نے نیکوکاری کے ساتھ اُن کی پیروی کی - خدا اُن سے راضی (خوش) ہوا اور وہ خدا سے راضی ہیں -

اگر اس آیت پر غور کیا جائے - تو ان کے دعوے یا اس خیال کا بطلان اس آیت ہی سے ہو جاتا ہے - جن کا خیال ہے کہ "رضی اللہ عنہ" کے الفاظ صرف اصحابِ رسولؐ ہی کے لیے خاص ہیں کیونکہ "والذین اتبعوھم باحسان" (یعنی جنہوں نے نیکوکاری کے ساتھ ان کی پیروی کی) کے الفاظ کا صاف مطلب یہ ہے کہ "السابقون الاوّلون" (صحابہ کرامؓ) کے علاوہ بھی جو لوگ صحابہ کرامؓ کی صحیح صحیح پیروی کرنے والے ہوں گے (خواہ ایسے لوگ کسی زمانہ میں ہوں) "رضی اللہ عنہ" کے الفاظ کے مصداق ہوں گے - چنانچہ تمام تفاسیر میں اس آیت کے یہی معنے کیے گئے ہیں - ملاحظہ ہوں -

ا - تفسیر جلالین میں لکھا ہے"

" والذین اتبعوھم الیٰ یوم القیامۃ "

یعنی اس سے مراد صحابہؓ کے وہ تمام پیروکار ہیں - جو قیامت تک ہوتے رہیں گے -

(تفسیر جلالین زیر آیت بالا سورۃ توبہ)

(ع ۱۳ پ ۱۱ ع ۳ مطبوعہ مصر ص ۱۵۵)

ب :- تفسیر بیضاوی میں ہے -

"من اتبعوھم بالایمان واطاعتہ الیٰ یوم القیامۃ رضی اللہ عنھم" -

یعنی تمام وہ لوگ جو قیامت تک صحابہ کی پیروی ایمان اور نیکی میں کرتے رہیں گے - وہ بھی رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ کے مصداق ہیں

بیضاوی زیر آیت بالا مطبوعہ مطبع احمدی (دہلی ص ۳۴۶ - جلد ۱)

ج اسی طرح اہلِ سنت والجماعت کی معتبر ترین تفسیر "مدارک التنزیل" میں لکھا ہے -

" وقیل ھم الذین اتبعوھم بالایمان والطاعۃ الیٰ یوم القیامۃ "

یعنی کہا گیا ہے - کہ اس سے مراد وہ تمام لوگ ہیں جو صحابہ کی سچی پیروی کرنے والے قیامت تک ہوتے رہیں گے - (مدارک التنزیل زیر آیت بالا مطبوعہ مصر جلد ۲ ص ۱۰۵)

د :- اور تفسیر حسینی میں ہے کہ - "جو کوئی قیامت تک ان کی متابعت کرے وہ متابعین میں سے ہے" -

(تفسیر حسینی مترجم اردو المعروف بہ تفسیر قادری جلد ۱ ص ۴۰۹)

گویا ایسا دعویٰ کرنے والے اپنے دعوے کی تائید میں جو قرآنی آیت پیش کرتے ہیں - خود اسی آیت کریمہ سے یہ ثابت ہے کہ یہ خطاب صرف صحابہ کے لیے مخصوص نہیں بلکہ قیامت تک وہ تمام مسلمان جو صحابہ کی سچی پیروی کریں - وہ بھی اس خطاب کے مستحق و مصداق ہیں - میرے نزدیک ایک تو یہ کہنا بھی خلافِ واقعہ ہے - کہ مسلمانوں میں اب تک یہ الفاظ صرف صحابہ ہی کے لیے استعمال ہوتے رہے ہیں - کیونکہ اس کے برعکس حقیقت یہ ہے کہ حسبِ منشاء قرآنی آیت متذکرہ بالا علماء امت ان الفاظ کا استعمال بلا امتیاز صحابہؓ اور غیر صحابہ دونوں کے لیے کرتے رہے ہیں ایسی بے شمار مثالوں میں سے چند ایک پیشِ خدمت ہیں -

حضرت امام شعرانیؒ کی کتاب "الیواقیت والجواہر" میں بلا مبالغہ یہ الفاظ سینکڑوں غیر صحابہ کے لیے استعمال ہوئے ہیں

ا :- "حضرت محی الدین ابن عربی رضی اللہ عنہ" (تین بار) جلد ۱ ص ۷ مطبوعہ مصر)

ب :- "الشیخ الامام ناصر الدین اللقانی المالکی رضی اللہ عنہ" (جلد ۱ ص ۶)

ج :- "امام شافعی رضی اللہ عنہ (جلد ۱ ص ۳)

د :- "شیخ ابوطاہر المزنی النازلی رضی اللہ عنہ" (جلد ۱ - ص ۳)

ذ :- الشیخ ابوالحسن الاشعری والشیخ ابوالحسن ماتریدی وغیرہ رضی اللہ عنہم" (جلد ۱ ص ۳)

ص :- اسی طرح کتاب الکبریت الاحمر فی بیان علوم الشیخ الاکبر برحاشیہ "الیواقیت والجواہر" جلد ۱ ص ۳۸ حضرت امام ابوحنیفہ اور جلد ۱ صفحہ ۳ پر حضرت محی الدین ابن عربی کے لیے "رضی اللہ عنہ" کے الفاظ استعمال کیے گئے ہیں :-

ش :- علاوہ ازیں کتاب "القلائد الجواہر" میں حضرت سید عبدالقادر جیلانیؒ اور دوسرے لوگوں کے لیے "رضی اللہ عنہ" کے الفاظ سینکڑوں مرتبہ استعمال کیے گئے ہیں -

ص :- رسالہ "تبیان" داد والی شریف ضلع گوجرانوالہ بابت ماہ فروری ۵۴ء کے ص ۹ پر سید فیض الحسن صاحب آلو مہاری کے پردادا کے بارے میں لکھا ہے -

"سید چنن شاہ رضی اللہ عنہ"

اسی طرح ص ۱۲ پر ہے -

"سید امین شاہ رضی اللہ عنہ" وغیرہ وغیرہ - وما علینا الا البلاغ

(بشکریہ ہفت روزہ لاہور ۲۶ جولائی ۱۹۸۱ء ص ۱۳ تا ص ۱۴)

ذکوٰۃ تزکیۂ نفس کرتی ہے - اور اموال کو بڑھاتی ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

درود شریف کے فضائل۔ اسکی اہمیت اور افادیت

محمود مجیب اصغر صاحب (انجینئر) گلبرگ لاہور

درود شریف اور سیدنا حضرت اقدس

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ط

اللہ یقیناً اس نبی (یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) پر اپنی رحمت نازل کر رہا ہے اور اس کے فرشتے بھی (یقیناً) اس کیلئے دعائیں کر رہے ہیں۔

اور اس کے ساتھ ہی حکم دیا۔

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا

(الاحزاب: ۵۷)

(پس) اے مومنو! تم بھی اس نبی پر درود بھیجتے اور ان کے لئے دعائیں کرتے رہا کرو اور (خوب جوش و خروش سے) ان کے لئے سلامتی مانگتے رہا کرو۔

امت مسلمہ میں جنہوں نے بھی روحانی مقام حاصل کئے اور خدمتِ دین کی توفیق پائی انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سچی اور کامل محبت اور عشق اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی متابعت اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام بھیجنے کے نتیجہ میں ہی سب کچھ پایا۔

گذشتہ صدی میں عیسائی مغربی اقوام کے دنیا پر تسلط اور غلبہ و اقتدار کے بعد یورپ کے عیسائیوں نے جگہ جگہ مشن کھولنے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین پر مشتمل گندی اور دلآزار کتابیں اور اشتہارات شائع کرنے شروع کر دیئے اور علمی اور فلسفیانہ رنگ میں اسلام پر ایسے ایسے اعتراضات کئے جس سے نہ صرف نئی تعلیم یافتہ مسلمان متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے بلکہ بڑے بڑے خطیب اور مولوی بھی عیسائیت کی لپیٹ میں آگئے تقریباً تیس لاکھ مسلمان عیسائی ہوگئے۔

عیسائیوں کے علاوہ آریہ پنڈت اور دوسرے مذاہب اسلام کی مخالفت کر رہے تھے اور اسلام چاروں طرف سے دشمنوں سے گھرا ہوا تھا۔

اُس وقت ساری دنیا میں صرف ایک ہی وجود تھا جو حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی ناموس کے لئے سب سے زیادہ تڑپ رکھتا تھا اور دن رات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام بھیجتا تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اعتراضات کے جواب لکھتا تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمتیں بیان کرتا تھا۔ ان دنوں اس مقدس وجود کو ایک عجیب نظارہ دکھلایا گیا۔ فرماتے ہیں:

ایک مرتبہ الہام ہوا کہ ملاءِ اعلیٰ کے لوگ خصومت میں ہیں یعنی ارادۂ الٰہی احیاءِ دین کے لئے جوش میں ہے لیکن ہنوز ملاءِ اعلیٰ پر شخص محیی کی تعیین نہیں ہوئی اس لئے وہ اختلاف میں ہے اسی اثناء میں خواب دیکھا کہ لوگ اس محیی کو تلاش کرتے پھرتے ہیں اور ایک شخص اس عاجز کے سامنے آیا اور اشارہ سے اس نے کہا۔

ھٰذَا رَجُلٌ یُحِبُّ رَسُوْلَ اللّٰہِ

یعنی یہ وہ آدمی ہے جو رسول اللہ سے محبت رکھتا ہے اور اس قول سے یہ مطلب تھا کہ شرطِ اعظم اس عہدہ کی محبتِ رسول ہے سو وہ اس شخص میں متحقق ہے"

(براہین احمدیہ حصہ چہارم حاشیہ در حاشیہ صفحہ ۵۰۲-۵۰۳)

جیسا کہ اس کشف سے ظاہر ہے سیدنا حضرت اقدس کو جو منصب اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا ہوا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق میں مخمور ہونے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام بھیجنے کے نتیجہ میں حاصل ہوا۔ اس بارہ میں آپ کا ایک اور الہام بھی ہے فرمایا:۔

کُلُّ بَرَکَۃٍ مِّنْ مُّحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَتَبَارَکَ مَنْ عَلَّمَ وَتَعَلَّمَ

یعنی ہر ایک برکت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ہے پس بڑا مبارک وہ ہے جس نے تعلیم دی اور جس نے تعلیم پائی۔

آپ اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

"وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا
نام اس کا ہے محمدؐ دلبر مرا یہی ہے
سب ہم نے اس سے پایا شاہد ہے تو خدایا
وہ جس نے حق دکھایا وہ مہ لقا یہی ہے"

اسی طرح فرمایا:۔

ربط ہے جانِ محمدؐ سے مری جاں کو مدام
دل کو وہ جام لبالب ہے پلایا ہم نے
مصطفیٰ پر تیرا بے حد ہو سلام اور رحمت
اُس سے یہ نور لیا بار خدایا ہم نے

آپ کو جو محبت اپنے آقا و مولیٰ سید ولد آدم حضرت خاتم الانبیاء و امام الاصفیاء صلی اللہ علیہ وسلم سے تھی اس کا اظہار اپنے شعر میں یوں فرماتے ہیں۔

ہم ہوئے خیرِ امم تجھ سے ہی اے خیرِ رسلؐ
تیرے بڑھنے سے قدم آگے بڑھایا ہم نے

اس سے اگلے اشعار میں یوں فرماتے ہیں:۔

دلبرا مجھ کو قسم ہے تیری یکتائی کی
آپ کو تیری محبت میں بھلایا ہم نے
آدمی زاد تو کیا چیز فرشتے بھی تمام
مدح میں تیری وہ گاتے ہیں جو گایا ہم نے

آپ فرماتے ہیں:۔

"نوع انسان کے لئے روئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن اور تمام آدم زادوں کے لئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔ سو تم کوشش کرو کہ سچی محبت اس جاہ و جلال کے نبیؐ کے ساتھ رکھو اور اس کے غیر کو اس پر کسی نوع کی بڑائی مت دو تا آسمان پر تم نجات یافتہ لکھے جاؤ" (کشتی نوح)

سیدنا حضرت اقدس نے اپنے تجربات اور آسمانی علوم کی روشنی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ محبت رکھنے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام بھیجنے کے عظیم فضائل اور برکات اور فوائد اور ان کا لطیف فلسفہ بیان فرمایا ہے اس بارہ میں آپ کی کتب کے چند اقتباسات درج ذیل ہیں۔

درود شریف کے طفیل اللہ تعالیٰ کے فیوض

"درود شریف کے طفیل اللہ تعالیٰ کے فیوض عجیب نوری شکل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف جاتے ہیں اور پھر وہاں جا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سینہ میں جذب ہو جاتے ہیں اور وہاں سے نکل کر انکی لاانتہا نالیاں ہو جاتی ہیں اور بقدر حصہ رسدی ہر حقدار کو پہنچتی ہیں ..... درود شریف کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس عرش کو حرکت دیتا ہے جس سے یہ نور کی نالیاں نکلتی ہیں جو اللہ تعالیٰ کا فیض اور فضل حاصل کرنا چاہتا ہے اس کو لازم ہے کہ وہ کثرت سے درود شریف پڑھے تا کہ اس فیض میں حرکت پیدا ہو"

(الحکم ۲۸ فروری ۱۹۰۳ء)

درود شریف میں ایک عمیق بھید

"اگرچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی دوسرے کی دعا کی حاجت نہیں لیکن اس میں ایک نہایت عمیق بھید ہے جو شخص ذاتی محبت سے کسی کے لئے رحمت اور برکت چاہتا ہے وہ بباعث علاقہ ذاتی محبت کے اس شخص کے وجود کا ایک جزو ہو جاتا ہے پس جو فیضان شخص مدعو لہٗ پر ہوتا ہے وہی فیضان اس پر ہو جاتا ہے اور چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر فیضان حضرت احدیت کے بے انتہا ہیں اس لئے درود بھیجنے والوں کو جو ذاتی محبت سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے برکت چاہتے ہیں بے انتہا برکتوں سے بقدر اپنے جوش کے حصہ ملتا ہے مگر بغیر روحانی جوش اور ذاتی محبت کے یہ فیضان بہت ہی کم ظاہر ہوتا ہے"

(مکتوبات جلد اول صفحہ ۲۴-۲۵)

درود شریف فطرت کی آواز ہے

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے واقعات پیش آمدہ کی اگر معرفت ہو اور اس بات پر پوری اطلاع ملے کہ اس وقت دنیا کی کیا حالت تھی اور آپ نے آکر کیا کیا تو انسان وجد میں آکر اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کہہ اٹھتا ہے میں سچ سچ کہتا ہوں یہ خیالی اور فرضی بات نہیں ہے قرآن شریف اور دنیا کی تاریخ اس امر کی پوری شہادت دیتی ہے کہ نبی کریمؐ نے کیا کیا ورنہ وہ کیا بات تھی جو آپؐ کے لئے خصوصاً فرمایا گیا۔

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا

کسی دوسرے نبی کے لئے یہ صدا نہیں آئی پوری کامیابی پوری تعریف کے ساتھ یہی ایک انسان دنیا میں آیا۔ جو محمد کہلایا صلی اللہ علیہ وسلم" (الحکم ۱۷ جنوری ۱۹۰۱ء)

درود شریف قبولیت دعا کا موجب ہے

"قبولیت دعا کے تین ہی ذریعے ہیں:۔

اوّل:۔ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ

دوم:۔ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا

سوم:۔ موہبتِ الٰہی

(ریویو آف ریلیجنز جلد ۳ صفحہ ۱۴-۱۵)

درود شریف کن جذبات سے پڑھنا چاہیئے

درود شریف سے پہلے اپنا یہ مذہب قائم کر لینا چاہیئے کہ رابطہ محبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس درجہ تک پہنچ گیا ہے کہ ہرگز اپنا دل تجویز نہ کر سکے کہ ابتداء زمانہ سے انتہا تک کوئی فرد گزرا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جو اس مرتبہ محبت سے زیادہ محبت رکھتا تھا یا کوئی ایسا فرد آئیوالا ہے جو اس سے ترقی کرے گا اور قیام اس مذہب کا اس طرح پر ہو سکتا ہے کہ جو کچھ محبان صادق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں مصائب اور شدائد اٹھاتے ہیں یا آئندہ اٹھائیں یا جن جن مصائب کا نازل ہونا عقل تجویز کر سکتی ہے وہ سب کچھ اٹھانے کیلئے دلی صدق سے حاضر ہو اور کوئی ایسی مصیبت عقل یا قوت واہمہ پیش نہ کر سکے کہ جس کی اطاعت سے دل میں روک یا انقباض پیدا ہو اور کوئی ایسی مخلوق دل میں جگہ نہ رکھتا ہو جو اس کی جنس کی محبت میں حصہ دار ہو

(الحکم ۶/۱۲ ستمبر ۱۹۰۹ء)

خدا کا محبوب بننے کا صرف ایک طریق

خدا کے محبوب بننے کے واسطے صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی ہی ایک راہ ہے اور کوئی دوسری راہ نہیں کہ تم کو خدا سے ملا دے۔ انسان کا مدعا صرف اس ایک واحد، لاشریک خدا کی تلاش ہونا چاہیئے شرک اور بدعت سے اجتناب کرنا چاہیئے رسوم کا تابع اور ہوا و ہوس کا مطیع نہ بننا چاہیئے۔ دیکھو میں پھر کہتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی راہ کے سوا اور کسی طرح انسان کامیاب نہیں ہو سکتا۔ ہمارا صرف ایک ہی رسول ہے اور صرف ایک ہی قرآن شریف اس رسول پر نازل ہوا ہے جس کی تابعداری سے ہم خدا کو پا سکتے ہیں

(الحکم ۱۰ مارچ ۱۹۰۳ء)

سعادت عظمیٰ کا حصول

سعادت عظمیٰ کے حصول کیلئے اللہ تعالیٰ نے ایک ہی راہ رکھی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کی جاوے جب کہ اس آیت میں میں صاف فرما دیا

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ

یعنی آؤ میری پیروی کرو تاکہ اللہ بھی تم کو دوست رکھے (الحکم ۲۴ جنوری ۱۹۰۴ء)

آنحضرت کی محبت و اطاعت میں جماعت احمدیہ کی زندگی ہے

میں خوب جانتا ہوں کہ ہماری جماعت اور ہم جو کچھ ہیں اس حال میں اللہ تعالیٰ کی تائید اور نصرت ہمارے شامل حال ہوگی کہ ہم صراط مستقیم پر چلیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اور سچی اتباع کریں قرآن شریف کی پاک تعلیم کو اپنا دستور العمل بنا دیں اور ان باتوں کو ہم اپنے عمل اور حال سے ثابت کریں نہ صرف قال سے اگر ہم اس طریق کو اختیار کریں گے تو یقیناً یاد رکھو کہ ساری دنیا بھی مل کر ہم کو ہلاک کرنا چاہے تو ہم ہلاک نہیں ہو سکتے۔ اس لئے کہ خدا ہمارے ساتھ ہوگا۔ (الحکم ۲۴ ستمبر ۱۹۰۴ء)

درود شریف کے بہترین الفاظ اور اسکا فلسفہ

حضرت کعبؓ بیان فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب ہمارے ہاں تشریف لائے تو ہم نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! ہمیں یہ تو معلوم ہے کہ آپؐ پر سلام کس طرح بھیجا جائے لیکن یہ پتہ نہیں کہ آپؐ پر درود کیسے بھیجیں آپؐ نے فرمایا کہ تم مجھ پر درود اس طرح بھیجا کرو:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

(مسلم کتاب الصلوٰۃ)

حضرت مصلح موعود تفسیر کبیر سورۃ الانبیاء میں درود شریف کا عظیم فلسفہ بیان فرماتے ہیں جو پڑھنے کے لائق ہے: فرمایا

مسلمانوں کو دعا سکھائی گئی ہے کہ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

یعنی اے اللہ! محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کی آنے والی روحانی اولاد پر اسی طرح فضل نازل فرما جس طرح تو نے ابراہیم اور اس کی اولاد پر نازل فرمائے تھے:

بعض لوگ اپنی نادانی سے یہ اعتراض کیا کرتے ہیں کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا درجہ تو حضرت ابراہیم علیہ السلام سے بہت بڑا ہے پھر ایک بڑے درجہ والے کیلئے یہ دعا کرنا کہ اسے وہ کچھ ملے جو ان سے چھوٹے درجے کو ملا تھا۔ اور نہ صرف ایک دفعہ یہ دعا کرنا بلکہ قیامت تک کرتے چلے جانا۔ ایک مضحکہ خیز امر ہے اور یہ ایسی ہی دعا ہے جیسے کسی اے۔ سی کو کہا جائے کہ خدا تمہیں تھانیدار بنا دے اس کے متعلق یہ امر یاد رکھنا چاہیئے کہ قرآن کریم میں حضرت ابراہیمؑ کی دو قسم کی خوبیوں کا ذکر کیا گیا ہے ایک قسم کی خوبیاں تو وہ ہیں جو ان کی ذاتی ہیں مثلاً یہ کہ ابراہیمؑ حلیم تھا، اواہ تھا، منیب تھا، صدیق تھا، خدا کا مقرب تھا۔ ان خوبیوں اور مدارج کے لحاظ سے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقیناً حضرت ابراہیم علیہ السلام سے افضل ہیں اگر آپؐ افضل نہ ہوتے تو آپ خاتم النبیین اور سید ولد آدم کس طرح ہو سکتے۔ پس جہاں تک محمدی مقام کا سوال ہے وہ ابراہیمی مقام سے یقیناً افضل ہے مگر حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ان خوبیوں کے علاوہ قرآن کریم سے ہمیں ان کی ایک اور خوبی بھی معلوم ہوتی ہے جو قومی انعام کے رنگ میں ظاہر ہوئی اور وہ یہ کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ سے یہ دعا مانگی تھی کہ

رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَا اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ

(۲ : ۱۳۱)

یعنی اے ہمارے رب ہمیں اپنا سچا فرمانبردار بنا دے اور ہماری ذریت میں سے بھی ایک ایسی امت پیدا کیجیو جو تیری رضا کو حاصل کرنے والی اور تیری راہوں پر چلنے والی ہو۔ اللہ تعالیٰ نے اس دعا کو اسی رنگ میں قبول فرمایا کہ وہ فرماتا ہے

وَجَعَلْنَا فِيْ ذُرِّيَّتِهِ النُّبُوَّةَ وَالْكِتٰبَ (عنکبوت ع ۳)

ہم نے ابراہیم کی ذریت میں نبوت رکھ دی۔ گویا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خدا تعالیٰ سے جو کچھ مانگا اللہ تعالیٰ نے اس سے بڑھ کر آپ کو انعام دیا۔ اس نقطۂ نگاہ سے جب ہم درود میں یہ کہتے ہیں کہ اے اللہ تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی اسی طرح فضل نازل فرما جس طرح تو نے ابراہیم پر فضل نازل فرمایا تو اس کے یہ معنے ہوتے کہ خدایا جو معاملہ تو نے ابراہیم علیہ السلام سے کیا تھا وہی سلوک محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی کرنا۔ جس طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جو کچھ مانگا تھا تو نے اس سے بڑھ کر ان کو انعام دیا اسی طرح محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کچھ مانگا ہے اس سے بڑھ کر آپؐ کو انعام دیجیو۔ اب یہ امر ظاہر ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے عرفان کے مطابق دعائیں کیں اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے عرفان کے مطابق کیں بلکہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا تعالیٰ سے اتنی دعائیں کی ہیں کہ مجموعی طور پر تمام انبیاء نے بھی اتنی دعائیں نہیں کی ہونگی پھر جب یہ مسلمہ امر ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عرفان ابراہیمی عرفان سے بہت بالا تھا تو پھر یہ بھی یقینی امر ہے کہ آپؐ کی دعائیں بھی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعاؤں سے بڑھی ہوئی تھیں اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کو جو کچھ ملنا ہے وہ بھی ابراہیمی انعام سے بہت زیادہ ہے پس درود میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مدارج کی بلندی اور آپکی امت کی ترقی کیلئے اتنی جامع دعا سکھائی گئی ہے کہ اس سے بڑھ کر کوئی دعا تصور میں بھی نہیں آسکتی۔ کیونکہ اسمیں یہ سکھایا گیا ہے کہ الٰہی! وہ رحمتیں جو ابراہیم علیہ السلام کے ذریعہ ان کی ذریت پر نازل ہوئیں ان سے بڑھ کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ نازل کی جائیں۔ یعنی جس طرح ابراہیمؑ کو ان کے مانگنے سے بڑھ کر ملا اس طرح محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کچھ مانگا ہے آپ کو بھی اس سے بڑھ کر انعام دیا جائے اور چونکہ وسعت فیض کے لحاظ سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعائیں بڑھی ہوئی ہیں اسلئے آپؐ کے انعامات بھی ابراہیمی انعامات سے بہت بڑھ کر ہیں

یہاں درجہ کا ذکر نہیں بلکہ قسم کا ذکر ہے اور مراد یہ ہے کہ جس قسم کی برکت حضرت ابراہیم علیہ السلام اور آپ کی اولاد کو دی گئی تھی وہی قسم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی اولاد کو بھی ملے اور وہ یہی برکت ہے کہ جو کچھ ابراہیم نے مانگا تھا خدا نے اس سے بڑھ کر اسے انعام دیا۔ اسی لیئے ہمیں یہ دعا سکھائی گئی ہے کہ جو کچھ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مانگا ہے اے خدا تو اس سے بڑھ کر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی امت پر انعام و اکرام کی بارش نازل فرما۔

آجکل اسلام کے خلاف سب سے بڑا فتنہ عیسائیت کا ہے اور عیسائیت اس بات کی مدعی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام، حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد میں سے تھے پس درود میں یہ دعا سکھائی گئی ہے کہ اے خدا یہ جتنی ترقیاں عیسائیت کو مل رہی ہیں یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ان وعدوں کی وجہ سے ہیں جو تو نے ان سے کئے تھے، ہم تجھ سے درخواست کرتے ہیں کہ ابراہیمی وعدوں کی وجہ سے اس کی ایک شاخ جو حضرت الحق سے تعلق رکھتی تھی اس پر جو تو نے فضل نازل کئے ہیں اس سے بڑھ کر اسماعیل کی نسل یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ سے تعلق رکھنے والوں پر فضل نازل فرما۔ اگر اللہ تعالیٰ ادھر سے اپنی برکتیں ہٹائے اور ان کا رخ اسمٰعیل کی نسل کی طرف پھیر دے تو عیسائیت ایک دن میں ختم ہو جاتی ہے بس یہ ایک عظیم الشان دعا ہے جو اسلام اور مسلمانوں کی ترقی کیلئے سکھائی گئی ہے اور پھر یہ ایک ایسی دعا ہے جس میں دنیا کے ہر ملک اور ہر علاقہ کا مسلمان شامل ہے گویا یہ ایک ایسی کامل دعا ہے کہ نہ آقا اس سے باہر رہتا ہے اور نہ امت محمدیہ کا کوئی فرد اس سے باہر رہتا ہے (تفسیر کبیر سورۃ الانبیاء ۵۲۳ تا ۵۲۵)

اس پیارے نبی پر درود و سلام کا ہی نتیجہ تھا کہ سیدنا حضرت اقدس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اعلیٰ و ارفع مقام ظاہر کیا گیا اور آپ نے ساری دنیا میں باآواز بلند اس کی منادی دی اور فرمایا

اے تمام لوگو جو زمین پر رہتے ہو
اور اے وہ تمام انسانی روحو جو
مشرق و مغرب میں آباد ہو، میں پورے
زور کیساتھ آپ کو اس طرف دعوت
دیتا ہوں کہ اب زمین پر سچا مذہب
صرف اسلام ہے اور سچا خدا بھی
وہی خدا ہے جو قرآن نے بیان کیا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہے اور ہمیشہ کی روحانی زندگی والا نبی اور جلال اور تقدس کے تخت پر بیٹھنے والا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے جس کی روحانی زندگی اور پاک جلال کا ہمیں یہ ثبوت ملا ہے کہ اس کی پیروی سے ہم روح القدس اور خدا کے مکالمہ اور آسمانی نشانوں کا انعام پاتے ہیں"۔ (تریاق القلوب)

وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔

جمعہ کے وقت مساجد میں باتیں کرنا منع ہے

جمعہ بڑا ہی بابرکت دن ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس دن نماز کے لیے مسجد میں حاضر ہونے کا خاص طور پر ارشاد فرمایا ہے۔ تاکہ مومنوں کو اجتماعی رنگ میں ذکرِ الٰہی کا موقع میسر آئے۔ اس لیے ہم سب کا فرض ہے کہ جب نماز جمعہ کے لیے مسجد میں آئیں تو ذکرِ الٰہی میں مشغول رہیں اور اِدھر اُدھر کی باتوں میں وقت ضائع نہ کریں۔ مسجد میں یوں بھی اِدھر اُدھر کی لغو باتیں کرنا پسندیدہ نہیں لیکن جمعہ کے روز اس طرح باتوں میں مشغول ہونا بہت ہی ناپسندیدہ بات ہے۔ اس سے نمازیوں کی نماز میں خلل واقع ہوتا ہے اور ذکرِ الٰہی کرنے والے پریشان ہوتے ہیں۔ اس طرح باتیں کرنے والے نہ صرف خود ذکرِ الٰہی کے ثواب سے محروم رہتے ہیں بلکہ دوسروں کے لیے پریشانی کا موجب بن کر خود گنہگار ہوتے ہیں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے روز نماز سے قبل مسجد میں باتیں کرنے سے خاص طور پر منع فرمایا ہے۔ چنانچہ حدیث میں آتا ہے:۔

"نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن تناشد الاشعار فی المسجد وعن البیع والاشتراء فیہ وان یتحلق الناس یوم الجمعۃ قبل الصلوٰۃ فی المسجد۔ (ابو داؤد کتاب الصلوٰۃ)

یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا کہ مسجد میں شعر بازی کے رنگ میں اشعار پڑھے جائیں یا اس میں بیٹھ کر خرید و فروخت کی جائے یا جمعہ کے دن نماز سے پہلے لوگ حلقے بنا کر بیٹھے باتیں کریں۔"

ہمارا فرض ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد اپنے ذہن میں رکھیں اور جب نمازِ جمعہ کے لیے مسجد میں آئیں تو اِدھر اُدھر کی باتوں میں وقت ضائع نہ کریں بلکہ اپنا پورا وقت نماز اور ذکرِ الٰہی میں گزاریں اور رضا الٰہی حاصل کرنے کی کوشش کریں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ (ناظر اصلاح وارشاد)

مجلس شوریٰ خدام الاحمدیہ مرکزیہ

سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ (۱۵-۱۶-۱۷ اکتوبر ۸۲ء) کے موقعہ پر مجلس شوریٰ منعقد ہوگی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

- مجلس شوریٰ کے لیے تجاویز مرکز میں موصول ہونے کی آخری تاریخ ۳۱ اگست ۱۹۸۲ء ہے۔
- شوریٰ کے نمائندگان کا انتخاب کروا کے منتخب شدہ اسماء منظوری کے لیے مرکز میں بھجوائے جائیں۔ ہر مجلس اپنے خدام کی تعداد کے مطابق ہر بیس اراکین پر یا بیس کی کسر پر ایک نمائندہ بھجوائے گی۔ قائد مجلس اپنے عہدہ کے لحاظ سے نمائندہ ہوگا جو مجلس کے لیے نمائندگان کی مقررہ تعداد میں شامل ہوگا۔
- نمائندگان کے اسماء مرکز میں موصول ہونے کی آخری تاریخ ۱۵ ستمبر ۱۹۸۲ء ہے۔

معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

بازیافتہ چابیاں

خاکسار کو ۱۴ اگست شام ۵ بجے کے قریب چابیوں کا ایک گچھا جس کے ساتھ رومال منسلک ہے اسٹیشن کے قریب سے ملا ہے۔ جن صاحب کا ہو نشانی بتا کر حاصل کریں۔

(حافظ بشارت احمد ۱۷/۴۵ دارالرحمت وسطی ربوہ)

الفضل میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے۔ مینیجر

زکوٰۃ فلاح و کامیابی کی کلید ہے

اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ ھُمْ فِیْ صَلَاتِھِمْ خَاشِعُوْنَ۔ وَالَّذِیْنَ ھُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ۔ وَالَّذِیْنَ ھُمْ لِلزَّکٰوۃِ فَاعِلُوْنَ (سورۃ مومنون رکوع ۱)

ترجمہ:۔ (کامل) مومن اپنی مراد کو پہنچ گئے۔ وہ (مومن) جو اپنی نمازوں میں عاجزانہ رویہ اختیار کرتے ہیں اور جو لغو باتوں سے اعراض کرتے ہیں اور جو زکوٰۃ باقاعدہ دیتے ہیں ایسے مومن دنیا اور آخرت میں ہر لحاظ سے کامیاب رہیں گے۔

صاحب نصاب احباب و خواتین کی خدمت میں درخواست ہے کہ اپنی واجب الادا زکوٰۃ کی رقم جلد از جلد مرکز میں ارسال فرمادیں۔ اللہ تعالیٰ سب بھائیوں بہنوں کو فرائض کی ادائیگی کی توفیق بخشے اور دین و دنیا میں فلاح و کامیابی سے نوازے۔ آمین۔

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

پروگرام سوال و جواب

امسال سالانہ اجتماع لجنہ مرکزیہ کے پروگرام میں "علمی و مذہبی سوالات کے جوابات" کے عنوان کے تحت نیا پروگرام رکھا گیا ہے جس میں لجنات کی طرف سے آمدہ سوالات کے جوابات دیئے جائیں گے۔ لجنات جس سوال کا جواب پوچھنا چاہیں وہ ۱۵ ستمبر ۱۹۸۲ء تک لکھ کر بھجوادیں۔ سوالات بھجواتے وقت خیال رکھا جائے کہ وہ سیاسی نوعیت کے نہ ہوں اور نہ ہی فقہ سے تعلق رکھتے ہوں۔ فقہ سے متعلق سوال مفتی سلسلہ سے دریافت کئے جائیں۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

درخواست ہائے دعا

- خاکسار کی ہمشیرہ کافی عرصہ سے بیمار ہیں ان کے لیے درخواست دعا ہے۔
(مختار احمد پروموٹرز کارپوریشن لمیٹڈ ربوہ)
- خاکسار بعض پریشانیوں کا شکار ہے نیز شیطانی وساوس سے دور رہنے کے لیے دعا کی درخواست ہے۔ (کرم الٰہی۔ بیرون کھیالی دروازہ گوجرانوالہ)
- محترم مولوی فضل کریم تبسم کے ہاتھ میں پچھلے جمعہ غسل خانہ میں گر جانے کی وجہ سے چوٹ آئی ہے علاج جاری ہے لیکن ہاتھ میں سخت تکلیف ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ موصوف کو کامل صحت دے۔ آمین۔ (محمد انور دارالنصر غربی ربوہ)
- مکرم شیخ عبدالشکور صاحب ابن مکرم شیخ عبدالقادر صاحب مربی سلسلہ مرحوم معہ اپنی بیگم محترمہ باسط شکور صاحبہ بنت مکرم چوہدری ناصرالدین مرحوم (سابق آڈیٹر) اپنی صاحبزادی صائمہ شکور صاحبہ کے ناک اور گلے کے کامیاب اپریشن کی خوشی میں ۲۰۰/- روپے مساجد فنڈ ادا کرتے ہوئے دعاؤں کے ملتجی ہیں۔ قارئین کرام سے ان کی بچی موصوفہ کی صحت و عافیت کے لیے اور ان کی جملہ نیک مقاصد میں کامیابی کے لیے دعا کی درخواست ہے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

مجلس اطفال الاحمدیہ میں شمولیت سے متعلق

حضرت المصلح الموعود نور اللہ مرقدہٗ فرماتے ہیں:۔

"اگر کوئی بچہ اطفال الاحمدیہ کی عمر رکھتا تھا اور اس کے ماں باپ نے اُسے اطفال الاحمدیہ میں شامل نہیں کیا تو اُس کے ماں باپ نے بھی ایک جرم کا ارتکاب کیا ہے۔"

(الفضل ۱۳ ستمبر ۱۹۶۱ء)

(سیکرٹری عمومی مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

بازیافتہ گمشدہ سائیکل

مورخہ ۱۳/۱۴ اگست کی درمیانی شب خاکسار کو ایک سائیکل ملی ہے جس صاحب کی ہو وہ نشانی بتا کر اپنا سائیکل حاصل کریں۔ (ملک منیر احمد دارالرحمت شرقی ب مکان نمبر ۲۸/۳ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

(ضروری نوٹ)

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

مسل نمبر ۲۵۰۶۸

میں بشریٰ پروین صاحبہ زوجہ محمد امین صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۳۸ سال۔ بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالیمن شرقی ربوہ بمقامی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹۸۲ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

۱۔ حق مہر ایک ہزار روپے وصول شدہ
۲۔ چوڑیاں طلائی وزنی دو تولہ مالیتی ۳۴۰/- روپے
۳۔ کانٹے طلائی وزنی ایک تولہ مالیتی ۱۷۰۰/- روپے
۴۔ انگوٹھی و کوکا طلائی وزنی چار ماشہ مالیتی ۵۰۰/-
۵۔ گھڑی کلائی زنانہ مالیتی دو صد روپے۔

اس وقت مجھے مبلغ ایک سو روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوئی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ:۔ بشریٰ پروین صاحبہ اہلیہ محمد امین صاحب دارالیمن شرقی ربوہ۔
گواہ شدہ نمبر ۱:۔ مولوی محمد اسماعیل صاحب محلہ دارالیمن شرقی ربوہ وصیت نمبر ۷۴۴۶۔
گواہ شدہ نمبر ۲:۔ ناصر احمد صاحب ولد محمد خان صاحب محلہ دارالیمن شرقی ربوہ۔

مسل نمبر ۲۵۰۶۹

میں اقبال بشریٰ صاحبہ زوجہ سعید احمد صاحب قوم جٹی پیشہ خانہ داری عمر ۳۷ سال بیعت۔ پیدائشی احمدی۔ ساکن ۱/۱۲ دارالصدر شرقی ربوہ ضلع جھنگ بمقامی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸۲/۶/۸ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند دو ہزار روپے۔
۲۔ نقد رقم دو ہزار روپے۔

میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوئی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ:۔ اقبال بشریٰ زوجہ سعید احمد صاحب ۱/۱۲ دارالصدر شرقی ربوہ۔
گواہ شدہ نمبر ۱:۔ مرزا محمد اکرم ابن مرزا محمد اسماعیل صاحب مسل نمبر ۲۴۹۹۲۔
گواہ شدہ نمبر ۲:۔ محمود احمد صاحب سعید فاضل ابن محمد عثمان صاحب وصیت نمبر ۱۴۲۶۱۔ دارالصدر جنوبی۔

مسل نمبر ۲۵۰۷۰

میں حبیبہ بیگم صاحبہ زوجہ چوہدری بشیر احمد صاحب قوم اعوان پیشہ خانہ داری عمر ۵۵ سال بیعت پیدائشی احمدی۔ ساکن دارالعلوم جنوبی ربوہ ضلع جھنگ۔ بمقامی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸۲/۶/۲۶ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جسکی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند ۲ ہزار روپے۔
۲۔ نقد رقم ۲ ہزار روپے۔

میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوئی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ:۔ حبیبہ بیگم صاحبہ زوجہ چوہدری بشیر احمد صاحب اعوان دارالعلوم جنوبی مکان ۱/۱۱ ربوہ۔
گواہ شدہ نمبر ۱:۔ بشیر احمد صاحب خاوند موصیہ
گواہ شدہ نمبر ۲:۔ مبشر احمد وصیت نمبر ۲۱۰۵۸

مسل نمبر ۲۵۰۷۱

میں صفیہ بیگم صاحبہ بنت چوہدری فیض محمد صاحب قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۶۲ سال بیعت پیدائشی احمدی۔ ساکن اوکاڑہ ضلع ساہیوال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸۲/۳/۱۲ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

۱۔ زمین ۱۴ مرلے فروخت شدہ نقد ۲۱ ہزار روپے
۲۔ ایک انگوٹھی و دو کان کی ٹاپس ۲۰ وزنی ۱/۲ تولہ

اس وقت مجھے مبلغ ۲۰۰/- روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوئی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ:۔ صفیہ بیگم معرفت میجر اعجاز احمد تنویر۔ ۴۶۵۴/ے سید پوری روڈ راولپنڈی حال بہاولپور
گواہ شدہ نمبر ۱:۔ محمد عمر سندھی ابن محمد فاضل ۶۷ سول ایریا۔ اوکاڑہ چھاؤنی وصیت نمبر ۱۴۲۲۴۔
گواہ شدہ نمبر ۲:۔ اعجاز احمد تنویر صاحب ولد چوہدری محمد علی صاحب پسر موصیہ۔

مسل نمبر ۲۵۰۷۲

میں زینب بی بی صاحبہ زوجہ محمد اسماعیل صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال۔ بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالعلوم جنوبی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸۲/۶/۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

۱:۔ حق مہر ۱/۳۲ روپے وصول شدہ
۲:۔ پلاٹ نمبر ۲۵/۱۱ برقبہ ۱۰ مرلے واقع دارالعلوم جنوبی جس پر میرے لڑکوں نے مکان تعمیر کیا ہوا ہے۔ مالیتی ۱۵۰۰۰/- روپے۔

میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوئی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ:۔ زینب بی بی زوجہ محمد اسمٰعیل دارالعلوم جنوبی ربوہ
گواہ شدہ نمبر ۱:۔ محمد اسماعیل صاحب بھٹی معرفت مقبول احمد
گواہ شدہ نمبر ۲:۔ مقبول احمد خالد ۱/۲۲ دارالعلوم دفتر تشخیص جائیداد موصیاں ۔ ربوہ)

مسل نمبر ۲۵۰۷۳

میں اقبال بیگم بیوہ ملک عبدالباسط صاحب قوم اعوان پیشہ خانہ داری عمر ۴۸ سال بیعت۔ پیدائشی احمدی۔ ساکن پاک کالونی کراچی۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸۲/۳/۲۰ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

۱:۔ زیور طلائی نو ماشہ مالیتی ۱۱۲۹/-

اس وقت مجھے مبلغ ۲۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ از پسراں مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ:۔ اقبال بیگم بیوہ ملک عبدالباسط صاحب مرحوم ناظم آباد۔ کراچی۔
گواہ شدہ نمبر ۱:۔ صبیحہ احمد چیمہ سیکرٹری وصایا۔ جماعت احمدیہ۔ کراچی۔
گواہ شدہ نمبر ۲:۔ محمد عیسیٰ خاں صدر حلقہ ناظم آباد جنوبی۔ کراچی۔

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفس کرتی ہے

بقیہ:۔ مسعود احمد جہلمی

پاکستانی قوم کے نام ایسے اخبارات کی اس ناپاک اور گندی مہم کے خلاف احتجاج کرتا ہے۔ تمام دنیا کے احمدی مشن جو سطح ارض پر پھیلے ہوئے ہیں کسی ایک جگہ بھی نہ کوئی ایسا واقعہ ہوا ہے اور نہ ہی کوئی احمدی ایسی کسی حرکت کو برداشت کر سکتا ہے۔ تمام دنیا کے احمدی ان افتراؤں کو کوئی اہمیت نہیں دیتے اور خوب جانتے ہیں کہ اس روحانی جماعت میں جو سراسر اللہ تعالیٰ کے تعلق پر قائم ہے کسی قسم کی اقتدار جوئی کی کوئی گنجائش نہیں۔ تاہم تقاضائے بشریت کے تابع ان کے دل اس غیر انسانی افتراء پردازیوں کی مہم سے سخت مجروح ہیں۔

معلوم ہوتا ہے کہ جماعت احمدیہ کے اس عالمی اتحاد پر جو محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کو عطا ہوا ہے۔ بعض لوگوں کو حسد اور بغض ہے جسے وہ جھوٹ سے پرورش دے رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرمائے۔

مسعود احمد جہلمی
وکیل التبشیر۔ تحریک جدید ربوہ

ایک بزرگ خاتون کی وفات

نہایت افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ محترم ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب مرحوم آف کاٹھی کی بیگم محترمہ غلام فاطمہ صاحبہ ایک طویل علالت کے بعد تقریباً اسّی سال کی عمر میں ۱۱ اگست ۱۹۸۲ء کو ساڑھے بارہ بجے دن کراچی میں وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

محترم ڈاکٹر صاحب مرحوم تقسیم ملک کے بعد کراچی میں سکونت پذیر ہو گئے تھے اور آپ ایک مہمان نواز احمدی اور ہمدرد غمگسار ڈاکٹر کی حیثیت سے جانے پہچانے جاتے تھے۔ ۱۹۷۱ء میں آپ اپنے مولائے حقیقی کو پیارے ہو گئے تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل نور اللہ مرقدہٗ نے آپکی شادی سیالکوٹ کے معروف بزرگ محترم مولوی فیض الدین صاحب کی صاحبزادی غلام فاطمہ سے کروائی جو آج اپنے شوہر کی وفات کے دس گیارہ سال بعد رحلت فرما گئی ہیں۔ آپ کے تین صاحبزادے ہیں۔ مکرم سلیم احمد صاحب، مکرم شمیم احمد صاحب، مکرم رفیع احمد صاحب اور آپکی پانچ صاحبزادیاں مکرمہ ڈاکٹر امۃ الحفیظ بیگم مکرم ڈاکٹر حبیب الرحمٰن صاحب کراچی۔ مکرمہ ڈاکٹر امۃ اللطیف بیگم مکرم ڈاکٹر آغا طاہر صاحب لاہور۔ مکرمہ ڈاکٹر آصفہ بیگم مکرم نعیم احمد خان صاحب کراچی۔ مکرمہ نصیرہ بیگم مکرم عبدالمجید صاحب لاہور۔ اور مکرمہ ثریا بیگم مکرم چوہدری محمد رشید صاحب حیدرآباد۔

مرحومہ اپنی دینداری مہمان نوازی اور شفقت علیٰ خلق اللہ کے باعث بڑی بزرگ خاتون تھیں آپکے عزیزوں نے آپ کا جنازہ کراچی سے ۱۲ اگست کو دوپہر کے وقت ربوہ میں پہنچایا۔ نماز عصر کے بعد محترم صوفی غلام محمد صاحب نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی جس کے بعد بہشتی مقبرہ میں ان کے بزرگ شوہر کے قرب میں آپ کی تدفین ہوئی۔ قبر تیار ہونے پر محترم مولوی عطا محمد صاحب نے دعا کروائی۔ اس افسوسناک وفات پر ہم غمزدہ خاندان سے اظہار تعزیت کرتے اور دست بدعا ہیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں بلندیٔ درجات سے نوازے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

خاکسار
(شبیر احمد وکیل المال اوّل تحریک جدید)

اعلانِ نکاح

مورخہ ۲۸ جولائی ۱۹۸۲ء بعد نماز عصر مسجد مبارک میں محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد۔ مورخ احمدیت نے مکرم و محترم امیر صاحب مقامی کی ہدایت پر میرے چھوٹے عزیز مکرم نصیر احمد انجم ابن مکرم صوفی نذیر احمد صاحب (حال ہائیڈل برگ۔ مغربی جرمنی) کا نکاح عزیزہ شفقت نسیم صاحبہ بنت مکرم شیخ سعید احمد صاحب آف شیخوپورہ کے ساتھ مبلغ ۹ ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا۔ احباب کرام سے اس رشتہ کے جانبین کے لیے بابرکت ہونے اور مثمر ثمرات حسنہ ہونے کے واسطے دعا کی درخواست ہے۔

(منیر احمد جاوید استاذ جامعہ احمدیہ ربوہ)

خط و کتابت کرتے وقت اپنا پورا نام و پتہ اور چیٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔ مینیجر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الفضل آپ کا اپنا اخبار ہے اس کو خود خرید کر پڑھیں۔ مینیجر

زرعی اراضی قابل ٹھیکہ

موضع احمد نگر و جگو کے تحصیل چنیوٹ (ملحق ربوہ) میں بارہ ۱۲ مربع زرعی زرخیز اراضی برائے فوری ٹھیکہ دینی مطلوب ہے جو کہ ساری آباد ہے۔ اراضی پکی سڑک کے ساتھ ہے۔ پانی کا بہت اچھا انتظام ہے۔ چھ عدد ٹیوب ویل بجلی نصب ہیں اور چالو حالت میں ہیں۔
مندرجہ ذیل ایڈریس پر بالمشافہ بات چیت کے لیے تشریف لاویں۔
نسیم احمد باجوہ ۲۴/۴ دارالصدر غربی ربوہ

شکور پارک ہاؤسنگ سکیم ربوہ
ہر قسم کے نقص سے پاک
باقاعدہ ٹاؤن کمیٹی ربوہ سے منظور شدہ۔ حق شفعہ سے مبرا۔ مکمل ضمانت
فوری رجسٹری اور فوری قبضہ

شکور پارک ۔ جس میں پختہ سڑکیں۔ نالیاں۔ بجلی۔ میٹھے پانی کی سپلائی۔ ٹیلی فون اور سوئی گیس بفضل تعالیٰ مہیا کی جائے گی۔

شکور پارک ۔ بہترین موقعہ۔ ایک طرف محلہ دارالرحمت شرقی ب بلاک ۲۴ کے ۴۰ فٹ سڑک دوسری طرف محلہ ناصر آباد اور مبارک کالونی۔ چنیوٹ ساہی وال روڈ کے اندر بطرف ربوہ۔

شکور پارک ۔ مسجد اقصیٰ کے پہلو میں بیرکوں کے ساتھ ۱۲ فیصد رعایت ابھی جاری ہے۔ احباب فائدہ اٹھائیں۔ بفضل تعالیٰ دسمبر ۸۲ء تک ترقیاتی سکیم مکمل ہو جانے کی گارنٹی۔ رابطہ کے لئے۔

پارکر و پیلی ایجنٹ:۔ حاجی عبدالسمیع ۱۶/۲۵ باسط منزل محلہ دارالرحمت شرقی ب ربوہ دوکان ۶۱۴ فون گھر ۴۱۶

۔ صدیق اسٹیٹس ایجنسی اقصیٰ چوک ربوہ فون ۶۴۰

۔ علی اسٹیٹس لمیٹڈ گولبازار ربوہ فون ۶۶۴

۔ مومن اسٹیٹس پراپرٹی ڈیلر گولبازار ربوہ فون ۵۱۷

سفید موتیا کورس
CATARACT COURSE
1. Cataract Cure — کیٹریکٹ کیور
2. Cataract Tabs. — کیٹریکٹ ٹیبلٹس
3. Cataract Drops — کیٹریکٹ ڈراپس
4. Cataract Powders — کیٹریکٹ پاؤڈرز
چھ ماہ کا کورس -/200 روپے، چالیس روزہ -/60 روپے
ناخونہ کورس Pterygium Course 40 روزہ -/60
آنکھوں کی جملہ ادویات کیلئے رسالہ کیورٹیو سسٹم مفت
کیورٹیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ۔ ربوہ۔ فون 606 607

اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کیساتھ
عوام کی سہولت کے لیے ہم
اسی ماہ اپنا ایک شفاخانہ
چوہان روڈ آخری بس سٹاپ
اسلام پورہ (کرشن نگر لاہور)
میں شروع کر رہے ہیں۔
— المشتہر —
مینیجر شفاخانہ رفیق حیات رجسٹرڈ
گول بازار ربوہ